باب۔ ۱۰

نماز عید

قرآن: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔

پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں، اور قربانی دیا کریں،(الکوثر:۲)۔

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۔

روزوں کی گنتی پوری کرو، اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمھیں ہدایت فرمائی ہے،(البقرۃ:۱۸۵)۔

حدیث: رسول اکرمؐ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے اور اس روز خطبہ، عید کی نماز پڑھنے کے بعد دیتے۔ راویان: ابو سعید خدریؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ۔(صحیح بخاری: ۹۰۷،۹۰۸)۔

عیدین کی نمازوں کے لیے اذان کا سلسلہ نہیں ہوتا تھا۔ ایک عید کے موقع پر آنحضرتؐ خطبے کے بعد عورتوں کی طرف بھی گئے اور انہیں نصیحت فرمائی کہ صدقہ دیا کرو۔ اس کا جواب فوری ملا اور بلالؓ نے اس کو اپنی چادر میں جمع کیا۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔(صحیح بخاری: ۹۰۹)۔

عید الفطر کی نماز کے موقع پر صرف دو رکعت نماز ادا کی گئی۔ کوئی نماز نہ اس نماز سے پہلے پڑھی گئی اور نہ بعد میں۔ راوی: ابن عباسؓ۔(صحیح بخاری: ۹۱۲)۔

جب عید کا دن ہوتا تو آنحضرتؐ ایک راستے سے عید گاہ جاتے تو دوسرے راستے سے واپس گھر تشریف لاتے۔ راوی: سعید بن حارثؓ۔(صحیح بخاری: ۹۳۳)۔

قربانی، عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے نہیں ہوتی۔ اگر کوئی پہلے ذبح کر دے تو وہ قربانی نہیں بلکہ سادہ گوشت ہے۔ راوی: براء بن عازبؓ۔(صحیح بخاری: ۹۱۶)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عید گاہ میں فرماتے تھے۔ راوی: نافع ابن عمرؓ۔(صحیح بخاری: ۹۲۹)۔

رسول اکرمؐ نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج (عید الاضحیٰ) کے دن کی ابتدا کریں وہ یہ کہ ہم نماز پڑھیں، پھر گھر واپس ہوں، پھر قربانی کریں۔۔۔ اور جس نے اس طرح کیا تو اس نے میری سنت کو پا لیا۔ راوی: شعبی براءؓ۔(صحیح بخاری: ۹۰۲)۔

Siddiqi Publications

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے طاق تعداد میں چند کھجور نوش فرمایا کرتے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (صحیح بخاری: ۹۰۴)۔

جوان اور پردے دار خواتین کو بھی حکم تھا کہ باہر نکلیں اور (عید کی نمازمیں) شرکت کریں۔ اس موقع پر حائضہ عورتیں ایک طرف بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ راوی: امّ عطیہؓ۔ (صحیح بخاری: ۹۲۲)۔

میرے پاس دو لڑکیاں آئیں۔ وہ جنگ بعاث سے متعلق گانا گارہی تھیں۔ کچھ دیر میں میرے والد حضرت ابو بکرؓ پہنچ گئے۔ انھوں نے یہ منظر دیکھا تو مجھے ڈانٹا کہ یہ کیا شیطانی باجہ اور وہ بھی نبی کریمؐ کی موجودگی میں؟ آپؐ نے فرمایا "اے ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہم لوگوں کی عید ہے"۔ (صحیح بخاری: ۹۰۳)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

(۱) عیدین کی نماز فرض نہیں، کیوں کہ قرآن میں اس بارے میں کوئی واضح حکم نہیں۔

واجب:

(۱) عیدین کی نماز واجب ہے، (۲) اضافی تکبیرات "اللہ اکبر" کے ساتھ دوگانہ ادا کرنا، (۳) عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد قربانی کرنا، (۴) ایام تشریق میں ہر فرض کے بعد ایک سے تین بار تکبیر، **اللہ اکبراللہ اکبر، لاالہ الااللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد** کا پڑھنا۔

سنت:

(۱) غسل کرنا، (۲) خوشبو لگانا، (۳) نماز کو نکلنے سے پہلے عید الفطر میں چند کھجوریں کھانا اور عید الاضحیٰ میں کچھ نہ کھانا، (۵) نماز کے لیے عید گاہ جانا، (۶) راستے میں تکبیرات پڑھنا، (۷) امام کا نماز کے بعد دو خطبے دینا، (۸) خطبات میں تکبیرات کا پڑھنا۔

مستحب:

(۱) اچھے یا نئے کپڑے پہننا، (۲) عید گاہ کو پورے وقار کے ساتھ ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس ہونا، (۳) عید الفطر کی نماز میں تاخیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا، (۴) قربانی تین دن تک کی جاسکتی ہے لیکن پہلے روز کرنا، (۵) عید الفطر میں نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا۔

نوٹ: عیدین کی نمازوں کے لیے نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

Siddiqui Publications